ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۴۶ ☆ ۸/مئی تا ۱۴/مئی ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۷/شوال المکرم تا ۲۳/شوال المکرم ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت، حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو اور ان سے اچھی بات کہو (سورۂ نساء: آیت نمبر ۷-۸)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھ مکہ میں تھا اور تو ہم مکہ کے نواح میں نکلے تو کسی پہاڑ اور درخت کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر وہ السلام علیک یارسول اللہ کہتا‘‘، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(مراقاۃ شرح مشکوۃ، ج:۱۱،ص:۶۵)

بریلی سے پندرہ سو سالہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کا رضا اکیڈمی نے کیا اعلان

نور محمدی کی پیدائش کے ساتھ ہی اسلام وجود میں آگیا تھا: علامہ توصیف رضا خان بریلوی

ہر گھر میں منایا جائے پندرہ سو سالہ جشن عید میلاد النبی صل اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: الحاج محمد سعید نوری

بریلی شریف: ۱/مئی ۲۰۲۳ء نوری گیسٹ ھاوس محلہ سوداگران بریلی شریف میں منعقد امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کے ایک سو بہتر واں یوم ولادت ،، یوم رضا ،، کے موقع پر علماء و مشائخ اور آئمہ کرام کی موجودگی میں رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری صاحب نے پندرہ سو سالہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منانے کا اعلان فرمایا موجود علمائے کرام نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا شریک علمائے کرام و مشائخین عظام نے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منفرد انداز میں منانے کے تعلق سے مخلف تجاویز پیش کئے حضرت علامہ توصیف رضا خان بریلوی نے کہا کہ یہود و نصاری کا گمان ہے کہ اسلام نیا مذہب ہے جو ساڑھے چودہ سو سال پہلے وجود میں ایا جب کہ دنیا جہان کی پیدائش سے پہلے نور محمدی کی پیدائش کے ساتھ ہی اسلام کا وجود ہے اور رب کائنات کے نزدیک دین اسلام پسندیدہ مذہب ہے نبیرہ اعلحضرت مولانا حسان رضا خان بریلوی نے رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جو مشن لیکر چلے ہیں اس کی پزیرائی پوری دنیا کرتی ہے اور وہ کامیابی سے ہمکنار ہوگی

جو مخصوص پندرہ سو سالہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کا اعلان کیا گیا ہے اس میں قوم وملت کے بکھرتے شیرازے پر خاص کر ارتداد کی طرف مائل مسلم بچیوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ دینی مدارس جو بارہ ایک بجے تک ہی چلتے ہیں اس کے بعد دوسرے وقت میں ان عمارتوں کا استعمال مسلم بچیوں کی دینی و مذہبی رہنمائی کے لیے کرنا چاہیے تاکہ ان کی صحیح تربیت ہو سکے انکے اندر دینی جذبہ بیدار ہو اور وہ ارتداد کا راسطہ ترک کردیں ماہر رضویات علامہ محمد حنیف خان نے کہا ہے کہ اس تعلق سے ایک مجلہ کا اجراٗ کیا جائے جس میں علمائے کرام کے مضامین کے ساتھ مشائخین عظام کے تاثرات اور تجاویز کو بھی منظر عام پر لایا جائے تاکہ مزید لوگوں کو اس کی روشنی میں پندرہ سو سالہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے نئے نئے مواد فراہم ہوسکے اور مرکزی ادارہ دارالعلوم منظر اسلام کے مفتی محمد عاقل خان صاحب نے کہا ہے کہ امام احمد رضا کے رسائل شائع کیئے جائیں مولانا صغیر احمد برکاتی مظہر اسلام بی بی جی مسجد، مختار احمد بہیڑوی، مولانا اعجاز انجم لطیفی، ڈاکٹر محمد حسن، مولانا افروز عالم نوری بریلوی منظر اسلام نے بھی پندرہ سو سالہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے مفید مشورے دیئے الحاج محمد سعید نوری صاحب و علمائے کرام اور مشائخ عظام کے مشورہ جات کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ رضا اکیڈمی اپ حضرات کے مشوروں پر عمل کرتی رہے گی اپ کے قیمتی مشوروں کو رضا اکیڈمی عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی نوری صاحب نے کہا کہ جو بھی مضامین اور رسالے شائع کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے اسے ضرور شائع کیا جائے گا اپ حضرات مواد فراہم کریں،، ان شاء اللہ،، اس پر جلد کام شروع کردیا جائے گا مولانا سید شاکر علی برکاتی ،مولانا محمد اختر بریلوی، مولانا محمد ایوب خان، مولانا محمد مجیب عالم مصباحی ،مولانا خورشید عالم رضوی منظری، مولانا سید کفیل احمد ھاشمی، مولانا عزیز الرحمن رضوی مولانا معین الدین خان رضوی، مولانا عرفان خان صاحب کے علاوہ دارالعلوم منظر اسلام، و

دارالعلوم مظہر اسلام، اور جامعہ نوریہ رضویہ کے طلبہ و مدرسین اور شہر بریلی شریف کے علماء کرام و آئمہ کرام شریک ہوئے صلات وسلام اور دعاء پر محفل کا اختتام ہوا بعدہ حاجی اقرار احمد نوری صاحب صدر: رضا اکیڈمی بریلی شریف نے آئے ہوئے مہمانون کا شکریہ ادا کیا اور لنگر نوری سے ان کی ضیافت کی

یوم رضا کے موقع پر علمائے اہلسنت کا جویا، امروہہ میں تحفظ مدارس کنونشن

مدارس سے اسلام کا درس محبت عام کیا جاتا ہے: الحاج محمد سعید نوری

امروھہ یوپی: ۳۰/اپریل ۲۰۲۳ء دارلعلوم اشفاقیہ جویا ضلع امروہہ یوپی میں مدارس کی تحفظ و بقاء کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ،، تحفظ مدارس کنوینشن ،، الحاج معین الدین اشرفی مالک فاروقیہ بلکڈ پو دہلی کی قیادت مین منعقد ہوئی محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی نائب صدر ال انڈیا سنی جمعیت العلماء نے خطبۂ صدارت دیتے ہوے کہا کہ ھندوستان میں امن بھائی چارہ اور پیار محبت پھیلانے میں مدارس کا اہم رول ہے بلکہ تحریک ازادی میں مدارس اور علمائے کرام پیش پیش رہے اس عظیم الشان تحفظ مدارس کنوینشن میں امروہہ، جویا، سنبھل کے اطراف کے علمائے کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی شاہی امام عیدگاہ سنبھل مولانا سلیمان اشرف حامدی نے کہا کہ اس دور فتن میں مدارس کا تحفظ بہت ضروری ہے مدارس علوم نبویہ کا سر چشمہ ہیں جویا، سنبھل، اور امروہہ کے نوجوانوں نے تحفظ مدارس کے لیے جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل مبارک باد ہے قاری معراج نے کہا کہ علاقے کے قبلہ کمیٹی کے مخیر نوجوانوں نے مدارس کے اساتذہ سے کہا کہ بچوں کو اعلی تعلیمات سے ہمکنار کرنا اساتذہ کا کام ہے اور ان کی جملہ ضروریات کی تکمیل ہم لوگوں کا کام ہے اس موقع پر قبلہ کمیٹی کے ممبران نے کہا کہ مدارس میں جو بھی ضرورت ہے قبلہ کمیٹی اسے پورا کرنے کے لیے تیار ہے قاری معراج نے کہا کہ عمر دراز سیٹھ حضرات تو دین وملت کے نام پر روپیہ نہ دیکر یہ تصور کیا کہ وہ اپنی دولت بچالے گیے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ وہ سیٹھ لوگ رہے نہ ان کی دولت محفوظ رہ پائی مولانا ارکان ازھری نے کو کہا کہ وہ نوجوان جو اللہ رسول کی رضا کی خاطر مدارس اسلامیہ کا تعاون کرتے ہیں اج وہ دن بدن ترقی کرتی جارہے ہیں الحاج معین الدین اشرفی نے الحاج محمد سعید نوری سے کہا کہ قبلہ کمیٹی کے ارکان دین اسلام کی بھرپور خدمت انجام دے رہے ہیں اور مدارس کی تحفظ کو لیکر بیداری کا ثبوت دے رہے ہیں مولانا محمد عثمان نوری، مولانا حیب اللہ اشرفی مولانا نعیم احمد، مولانا عرفان لطیفی، مولانا عبدالستار نوری کے علاوہ دیگر علماء وایمہ نے شرکت کی اور کثیر تعداد میں نواجوانوں کے علاوہ قبلہ کمیٹی کے ممبران نے شرکت کی

جشن ولادت اعلیحضرت علیہ الرحمہ

مورخہ ۱ مئی ۲۰۲۳ء بروز پیر صبح ۱۰ بجے فیضی منزل، رضانگر، دانو گھیر میں جشن ولادت اعلیحضرت علیہ الرحمہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ غلام اولیاء خلیفۂ مشائخ عظام ضیائے ملت حضرت مولانا قاری محمد ضیاء المصطفے صاحب فیضی قادری بانی و سربراہ اعلی فیضی رضا اکیڈمی ٹرسٹ (مدرسہ رضویہ قدوسیہ و کلیۃ البنات الفاطمہ، علامہ ارشد القادری مسجد و دیگر ادارے) کی سرپرستی میں منایا گیا۔ کلیۃ البنات الفاطمہ کی طالبات نے قرآن خوانی کی۔ مدعوئین حضرات کے ذریعے محفل میلاد شریف کا انعقاد ہوا۔ مقامی علمائے کرام میں خاص کر عارف ملت حضرت مولانا الحاج محمد اختر رضا خاں عارفی صاحب اردو ٹیچر جواہر ودیا پیٹھ پیپلی، حافظ ابو الانعام صاحب بہار، حافظ الحاج محمد نسیم رضوی صاحب امام دانو گھیر سنی مسجد، مولانا کوثر علی قادری فیضی صاحب امام نیا شاہی صدر مسجد، مولانا فرقان رضا صاحب خواجہ پور، مولانا تاج الدین صاحب مکند داسپور، حافظ انور رضا صاحب دانو گھیر نے شرکت کی۔ صلوۃ وسلام و فاتحہ خوانی کے بعد محفل اختتام کو پہنچی اور سبھی لنگر اعلیحضرت سے فارغ ہو کر رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہیکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس پروگرام کو قبول فرمائے اور سبھوں کو مسلک اعلیحضرت کا پابند بنائے نیز ولادت اعلیحضرت علیہ الرحمہ کا صدقہ عطا فرمائے۔ آمین

از - اراکین فیضی رضا اکیڈمی ٹرسٹ، رضانگر دانو گھیر، ضلع پوری، اڈیشا۔

سپریم کورٹ ہندوستانی تہذیب وثقافت خاندانی نظام اور بنی نوع انسانی کی بقاء کے لیے غیر انسانی عرضداشت ہم جنس پرستی کو خارج کردے: الحاج محمد سعید نوری

دھلی: ۲۷/اپریل ۲۰۲۳ء رضا اکیڈمی کے جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری ہم جنس پرستی کے خلاف ۲۶/اپریل کو سپریم کورٹ میں عرضداشت داخل کی ۲۷/اپریل ۲۰۲۳ء کو سپریم کورٹ کی پانچ رکنی ایینی بنچ نے سماعت کے لیے منظور کرلیا چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ، جناب سنجے کشن کول، روندر بھٹ، ھیما کوہلی، پیمدی گھاٹم سری نرسمہا کی پانچ رکنی ائینی بنچ نے سماعت شروع کردی ہے رضا اکیڈمی کی عرضی کی پیروی کے لیے سینئر سپریم کورٹ کی وکیل محترمہ چارو ماتھر جناب سدھارتھ اچاریہ نے کی کمرۂ عدالت وکلاء سے کچھا کچھ بھرا ہوا تھا مرکزی حکومت کی جانب سے سولیسیٹر جنرل جناب تشار مہتا عدالت عظمی میں ائینی بنچ کے سامنے واضح انداز میں ہم جنس پرستی کے مہلک و مضر اثرات مذہبی و اخلاقی دلیلیوں سے واضح کیا اور کسی قسم کی کوئی کسر نہ چھوڑی خوشی بات یہ بھی رہی کہ حکومت ہند کیطرف سے ہم جنس پرستی کی مخالفت نہایت مؤثر انداز میں پیش کی یہ بھی یاد رہے کہ جس وقت کمرۂ عدالت وکلاء سے کچھا کچھ بھرا ہوا تھا اس وقت مسلمانوں کی طرف سے سعید نوری صاحب موجود تھے نوری صاحب نے اس موقع پر کمرہ عدالت کی باہر سالیسیٹر جنرل جناب تشار مہتا کو اس حساس موضوع کی کامیاب پیروی پر مبارکباد دی انہوں نے کہا ہمیں امید کہ جج صاحبان ہندوستانی تہذیب وثقافت کی مضبوط دیوار کو گرنے نہیں دیں گے۔ نوری صاحب نے کمرۂ عدالت سے باہر نکلتے وقت صحافیوں کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم جنس پرستی ایک لعنت ہے جسے مغرب نے انسانی حقوق کے نام پر متعارف کرایا ہے جو ایک طرح سے معاشرے کی توڑ پھوڑ اور بے حرمتی کی طرف پہلا قدم ہے کوئی بھی مذہب ہم جنس پرستی کی اجازت نہیں دیتا مذہب اسلام تو سرے سے اسے خارج کرتا ہے ہی دیگر مذاہب میں بھی اس کی سخت ممانعت ہے نہیں ہمارے مذہب میں دور دور تک اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے انہوں نے کہا کہ اگر ہم جنس پرستی کی اجازت دے دی گئی تو معاشرے پر اس کے بھیانک اثرات مرتب ہوں گے معاشرہ تباہ وبرباد ہوجاے گا اور ہندوستان کی ہزاروں سال پرانی تہذیب نیست ونابود ہوجاے کی بھارت ایڈس اور دیکر مہلک بیماروں کی زد پر اجاے گا نسل انسانی پر معدوم ہوجانے کا خطرہ منڈالانے لگے گا لہٰذا یہ غیر انسانی انسانیت سوز رویہ پر قدغن لکانا بہت ضروری ہے

☆☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

اسرائیل کا پہلا وزیر اعظم بن گوریان تھا

ایک روز کچھ جلدی میں گھر سے جارہا تھا کہ اسکی بیٹی نے یاددہانی کروائی کہ آج دیوار گریہ (Wailing Wall) پر سالانہ دعا کا دن ہے۔ بن گوریان نے جواب دیا کہ ریاستی امور سے متعلق کچھ اہم کام نمٹانے ضروری ہیں۔ بیٹی نے کہا کہ سالانہ دعا سے اہم اور کیا کام ہوسکتا ہے؟ بن گوریان نے تاریخی جواب دیا کہ "اگر صرف دعا سے کام ہوتے تو تمام عرب اور مسلمان حج کے اتنے بڑے اجتماع میں ہر سال اسرائیل کی تباہی اور بربادی کی دعا مانگتے ہیں لیکن عمل سے عاری ہیں جبکہ نتیجہ تمہارے سامنے ہے عرب اور مسلمان کس حال میں ہیں اور نوزائیدہ یہودی ریاست دن دگنی رات چوگنی ترقی کررہی ہے میں ریاستی امور طے کرکے شام کو دعا میں بھی شامل ہوجاؤنگا۔ ایک ارب چالیس کروڑ سے زیادہ بے عمل مسلمان اس ساٹھ لاکھ کی آبادی والے ملک کے سامنے بے بس ہیں اور آہستہ آہستہ اسکی شرائط پر تعلقات استوار کرنے کی فکر میں ہیں!!!

یاد رکھیں کوئی بھی انسان اپنی بزدلی کی وجہ سے موت سے نہیں بچ سکتا اگر صرف دعاوں، التجاوں سے مسائل حل ہونے ہوتے تو نہ غزوہ بدر کے لیے جانا پڑتا نہ احد، نہ خندق اور نہ باقی تمام جنگیں لڑنی پڑتیں...

مشکلات کے وقت وہ کام کریں جو آپ کر سکتے ہیں باقی رب تبارک وتعالیٰ کی ذات پر چھوڑ دیں

ایک دفعہ کسی حاملہ ہرن کو بچہ جنم دینے کی حاجت پیش آئی، تو اس نے دریا کے کنارے پر موجود جنگل کی راہ اختیار کی۔ پھر یوں ہوا کہ اچانک موسم خراب ہوگیا آسمان سے بجلی گری تو جنگل میں آگ لگ گئی، گھبراہٹ میں ہرن نے جان بچانے کیلئے آس پاس دیکھا تو ایک شکاری نشانہ بنارہا تھا، دوسری طرف شیر تھا۔ ہرن کو الجھن ہوئی کہ اس پھیلتی ہوئی آگ میں جل کر مرنا ہوگا یا دریا میں ڈوب کر جان دینی ہوگی، یا شکاری ماردے گا، یا پھر شیر اپنی بھوک مٹانے کیلئے نوالہ بنادے گا۔ ہر سمت خطرہ ہے فرار کی کوئی راہ نہیں، اُس وقت ہرن کے اختیار میں جو تھا وہ کرنے کا فیصلہ کیا، یعنی پیدائش پر توجہ مذکور کی پھر ایسا ہوا کہ شکاری نے نشانہ لگایا تو آسمان پر بجلی چمکی، اُس کی آنکھیں اچانک بند ہوگئیں اور تیر شیر کو جا لگا، زوردار مینہ برسا جنگل میں پھیلتی آگ ایک دم بجھ گئی۔ ہرن کو اس کے خالق نے بچا لیا۔ زندگی میں جب کبھی مشکلات ومصائب چاروں طرف سے گھیر لیں تو اس وقت وہ کام کریں، جو آپ کر سکتے ہیں، باقی چیزیں اس ذات کیلئے چھوڑ دیں۔ جس نے نظامِ عالم کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ وہی آپ کی حفاظت کرے گا ان شاءاللہ۔

حضرت حبیب بن مالک نے اسلام کیوں قبول کیا؟

حضرت حبیب بن مالک یمن کے بہت بڑے سردار تھے۔ جب کفار مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاند کے دوٹکڑے کرکے دکھانے کو کہا تو ابوجہل نے یمن کے سردار حبیب بن مالک کو یہ پیغام بھیجا کہ جس شخص نے یہاں نبوت کا دعوی کیا ہے وہ فلاں تاریخ کو ہمیں چاند کے دوٹکڑے کرکے دکھائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مقررہ تاریخ تک یہاں آجاؤ تاکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو کہ وہ شخص ایسا کرکے دکھاتا ہے یا نہیں؟ ابوجہل کا پیغام ملتے ہی حبیب بن مالک بھی وہاں پہنچ گئے جہاں نبی کریم ﷺ کو چاند کے دوٹکڑے کرکے دکھانا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقررہ وقت پر آئے، چاند کے دوٹکڑے کیے اور واپس تشریف لے گئے۔ حبیب بن مالک یہ معجزہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ کے پیچھے پیچھے نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، چاند کے دوٹکڑے تو آپ نے کرکے دکھادئے اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ میرے دل کو کیا دکھ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ حبیب تیری ایک ہی بیٹی ہے جو گونگی، بہری اور اندھی ہے اور ٹانگوں سے چل بھی نہیں سکتی۔ تجھے تیری بیٹی کا دکھ ہی کھائے جارہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھر جاؤ اور دیکھو اللہ تعالی نے تمہاری بیٹی کو شفادے دی ہے۔ امانت داری کی انوکھی مثال حضرت مالک بن حبیب یہ سنتے ہی جلدی سے اپنے گھر پہنچے، جب گھر پہنچے اور دروازے پر دستک دی تو حضرت حبیب بن مالک کی بیٹی نے ہی کلمہ پڑھتے ہوئے دروازہ کھولا۔ حضرت حبیب بن مالک نے اپنی بیٹی سے پوچھا یہ کلمہ تمہیں کس نے سکھایا ہے؟ بیٹی نے نبی کریم ﷺ کا حلیہ بیان فرمایا اور بولی! بابا جان وہ آئے تھے اور انہوں نے مجھے ٹھیک بھی کردیا اور کلمہ بھی پڑھا دیا۔ بیٹی کی یہ بات سن کر حضرت حبیب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس گئے اور وہاں جا کر اسلام قبول کرلیا۔

اسلام 360 ایپ اور اس کی خیانتیں

اس ایپ کو انسٹال کرنے سے پہلے اس کے حقائق جان لیں اس کی احادیثِ کریمہ کے ساتھ خیانتیں دیکھ لیں۔ جتنا ہوسکے اس فتنہ سے خود کو اپنے احباب اور دیگر مسلمان بھائی بہنوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش اور دعا کریں۔

https//:youtube.com/playlist?list=PLJx3SiBk4sppl05UK2N-1IxUFvtD_H-nc

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان: حیات وخدمات

از: فداء المصطفیٰ قادری

۱۰؍شوّال المکرم:

یومِ ولادت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

آندھیوں میں بھی جلا ہے مسلک احمد رضا
وہ چراغ مصطفیٰ ﷺ ہے مسلک احمد رضا

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں و بیاں ہے کہ زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے، نشیب وفراز آتے رہتے ہیں، کبھی اجالا کبھی اندھیرا، کبھی اندھیرا کبھی اجالا، زمین پر بسنے والے جب نور کو ترستے ہیں، ظلمت کے پردے اٹھتے چلے جاتے ہیں، مٹتے مٹتے نقوش ابھرتے چلے آتے ہیں، روشنی پھیلتی چلی جاتی ہے، ہر طرف اجالا ہی اجالا نظر آتا ہے، راستہ صاف و شفاف ہو جاتا ہے، نظروں سے اوجھل منزل نظروں کے سامنے نظر آنے لگتی ہے، ڈگمگاتے ہوئے قدم جمنے لگتے ہیں، پست حوصلے بلند ہونے لگتے ہیں، قافلے والے دھیرے دھیرے جمع ہونے لگتے ہیں پھر وہی کوسِ رحیل پھر وہی بانگ درا پھر وہی دھوم دھام ہر سو پھیل جاتی ہے۔

ایک زمانہ گزرتا نہیں ہے کہ غبار چھانے لگتا ہے، زمانے کا عمل جس طرح اجسام کو متاثر کرتا ہے، افکار کو بھی بالکل اسی طرح متاثر کرتا ہے، افراد کے احوال بدلتے رہتے ہیں، افکار کی چمک دمک ماند پڑنے لگتی ہے، ملت کا حال دگرگوں ہونے لگتا ہے، تو پھر خالق کائنات دلوں کو منور کرنے والا، عالم کو چمکانے والا چمکانے والوں کو بھیجتا ہے جو اندھیروں میں اجالا کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ مستقیم پر گامزن کرتے ہیں۔ رسولوں اور نبیوں کا سلسلہ تو بند ہوگیا ہے کیوں کہ ہم سب کے نبی سرور دوعالم نیر اعظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین بن کر تشریف لا چکے۔ ہاں مگر مجدد، اولیاء اور صوفیاء و برگزیدہ بندے اس خاکدان گیتی پر جلوہ افروز ہوتے رہتے ہیں اور اندھیروں میں اجالا کرتے ہیں، کرتے تھے اور تا صبح قیامت مذہبِ اسلام کی روشنی کو پھیلاتے رہیں گے۔ ماحول بدلتے رہتے ہیں انقلاب آتے جاتے رہتے ہیں روزانہ زندگی رواں دواں رہتی ہے۔

اوائل ۱۲۷۲ھ ہجری میں مسلمانانِ پاک وہند کے مذہبی، سیاسی، معاشی اور تمدنی حالات دگرگوں تھے، نئے خیالات، نئے تصورات، نئے نظریات سامنے آرہے تھے، بھانت بھانت کی بولیاں بولی جارہی تھی، کوئی کہہ رہا تھا نماز میں حضور ﷺ کا خیال آجائے تو گائے اور گدھے کے خیال میں غرق ہوجانے سے بھی برا ہے معاذ اللہ رب العلمین، کوئی کہہ رہا تھا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، کوئی کہہ رہا تھا کہ حضور ﷺ ہمارے بڑے بھائی کے برابر ہیں اور آپ کی عزت کی جانی چاہیے جیسے کہ بڑے بھائی کی عزت کی جاتی ہے، کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ حضور سب میں آخری نبی ہیں بلکہ ان کے بعد بھی نبی آئیں گے معاذ اللہ رب العلمین، مذہبِ اسلام کی دھجیاں اڑائی جا رہی تھی، قرآن مقدس کی حرمت کو پامال کیا جا رہا تھا، ہر سمت ظلم وبربریت کا بول بالا تھا اور اس پاکیزہ دین کے مقدس پیغام کو مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جارہا تھا۔ اتنے سارے مختلف اور متنوع قسم کے فسادات جنم لے رہے تھے جسے سنبھالنا طاقتِ بشری کے باہر تھی مگر رب ذوالجلال کا فضل وکرم ہوتا ہے کہ سرزمین بریلی شریف میں ایک ایسی عظیم المرتبت اور بابرکت ہستی کا ظہور ہوتا ہے جس نے تمام ترکفریت کا مقابلہ کیا، تمام تر فتنوں کا ازالہ کیا اور وہ روحِ انسانیت کو گندے نالے سے نکال کر سورج کی بلندی تک پہنچا دیا جس عظیم المرتبت اور بابرکت شخصیت کو ہم "امام اہل سنت قاطع بدعت وضلالت مجددِ دین وملت سرکار اعلی حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حسان الہند مجددِ زمانہ حافظ وقاری مفتی امام اعلی حضرت احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی" کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔

ولادت باسعادت: امام اہل سنت قاطع بدعت وضلالت مجددِ دین و ملت سرکار اعلی حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حسان الہند مجددِ زمانہ حافظ وقاری مفتی امام اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی پیدائش ۱۰؍ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ ہجری مطابق ۱۴؍جون ۱۸۵۶ء بروز شنبہ بوقتِ ظہر بریلی شریف محلہ جسولی میں ہوئی۔ آپ نے اپنا سن ولادت مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے نکالا "أولئك كتب في قلوبهم الايمان وايدهم بروح منه" (پارہ ۲۸؍سورۂ مجادلہ، آیت ۲۲)۔

ترجمہ: یہ ہے جن کے دلوں میں اللہ رب العزت نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

نسبِ مبارک: امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کا نسب مبارک کچھ اس طرح ہے: امام احمد رضا خان بن مولانا نقی علی خان بن مولانا رضا علی خان ابن مولانا حافظ محمد اعظم علی خان بن مولانا شاہ محمد اعظم خان بن محمد حسین بن محمد سعید اللہ خان قندھاری رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین تک جا کر پہنچ جاتا ہے۔

بچپن کے حالات: آپ کی عمر پاک تقریباً ساڑھے تین سال کی تھی آپ ایک لمبا کرتا پہنے ہوئے باہر سے دولت خانے کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ سڑک پر ایک گاڑی میں کچھ طوائفیں بیٹھی ہوئی کسی رئیس کی تقریب میں گانے بجانے کے لئے جارہی تھیں ان کا سامنا ہوتے ہی فوراً آپ نے کرتے کا دامن اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیا۔ یہ واقعہ دیکھ کر وہ طوائفیں ہنسنے لگیں پھر ان میں سے ایک بولی وہ میاں صاحب زادے آنکھوں کو چھپا لیا اور ستر کھول دیا۔ آپ نے برجستہ جواب دیا جب نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے۔ اور جب یہ دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے یہ جواب سن کر سکتہ کے عالم میں آگئی۔ آپ کے اس مبارک عمل اور حیرت انگیز جواب کے پیش نظر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ ننھی سے عمر میں اس قدر فکر رکھتے تھے تو پھر دامن کے بجائے اپنے ہاتھوں سے کیوں نہ آنکھیں چھپالیں کہ اس صورت میں اپنا ستر بے پردہ نہ ہوتا اور مقصد بھی حاصل رہتا۔ لیکن تھوڑی سی توجہ کے بعد یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ آپ ہاتھ سے آنکھیں چھپا لیتے تو اس طوائف کا مسخرہ آمیزی سوال نہ ہوتا اور نہ اس کو نصیحت آموز جواب ملتا جو آپ نے دیا اور نہ گزرنے والے دوسرے سامعین کو وہ سبق ملتا جو بصیرت افروز ہے۔ پھر آپ نے بالقصد وہ طریقہ اختیار نہ فرمایا بلکہ منجانب اللہ غیر ارادی طور پر آپ اپنے دامن سے آنکھیں چھپالیں کہ بچنے کی ادائیں یہ ہوا کرتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اسی ننھی سی ادا میں علم النفس کے حقائق پوشیدہ تھے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

تعلیم و تربیت:

اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے ابتدائی تعلیم کچھ حضرت مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ سے اور اکثر کتب اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد نقی علی خاں علیہ الرحمہ سے پڑھیں، نیز چند ایک کتب کا درس حضرت مولانا سید ابوالحسین احمد نوری میاں اور حضرت مولانا عبد العلی رامپوری علیہ الرحمہ سے بھی لیا۔

آپ نے اپنے والد ماجد اور اساتذہ سے مندرجہ ذیل اکیس علوم کی تعلیم حاصل کی:- علم قرآن، علم تفسیر، علم حدیث، اصول حدیث، کتب فقہ حنفی، کتب فقہ شافعی و مالکی و حنبلی، اصولِ فقہ، جدلِ مہذب، علم العقائد والکلام (جو مذاہب باطلہ کی تردید کے لئے ایجاد ہوا)، علم نحو، علم صرف، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم منطق، علم مناظرہ، علم فلسفہ مدلسہ، ابتدائی علم تکسیر، ابتدائی علم ہیئت، علم حساب تاجمع، تفریق، ضرب، تقسیم، ابتدائی علم ہندسہ۔

جبکہ مندرجہ ذیل علوم آپ نے بغیر کسی استاد محض اپنی خدا داد ذہانت اور صلاحیت سے حاصل کیئے:- قرأت، تجوید، تصوف، سلوک، علم اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تواریخ، لغت، ادب مع جملہ فنون، جبر و مقابلہ، حساب ستینی، لوغار ثمات (لوگارثم)، علم التوقیت، مناظرہ، علم الاکسیر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیئت جدیدہ (انگریزی فلسفہ)، مربعات، منتہی علم جفر، علم زائرچہ، علمِ فرائض، نظم عربی، نظم فارسی، نظم ہندی، انشاء نثر عربی، انشاء نثر فارسی، انشاء نثر ہندی، خط نسخ، خط نستعلیق، منتہی علم حساب، منتہی علم ہیئت، منتہی علم ہندسہ، منتہی علم تکسیر، علم رسم خط قرآن مجید۔

مذکورہ بالا ۵۹؍علوم وفنون میں سے پچاس فنون پر آپ کی تصانیف موجود ہیں ذہانت کا یہ عالم تھا کہ دورانِ تعلیم صرف آٹھ برس کی عمر میں علم نحو کی کتاب ہدایت النحو کی شرح عربی زبان میں لکھ دی۔ اور محض تیرہ سال دس ماہ اور پانچ دن کی عمر شریف میں مروجہ علوم وفنون کی تکمیل کرکے ۱۴؍شعبان ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۹؍نومبر ۱۸۶۹ء کو سند فراغت حاصل کی، اسی روز مسئلہ رضاعت پر ایک فتویٰ تحریر فرماکر والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا، والد ماجد نے لائق اور ذہین بیٹے کی تحریر اور فتویٰ ملاحظہ فرماکر تحسین فرمائی اور اس دن سے فتویٰ نویسی کی خدمت آپ کے سپرد کردی۔

افتا کی ذمہ داریاں:

علومِ عربیہ سے فراغت کے بعد ہی والد ماجد مولانا شاہ نقی علی خان قدس سرہٗ العزیز نے شعبہ افتاء کی ذمہ داریاں سونپ دیں، آپ نے چھوٹی سی عمر میں فتوی نویسی کا آغاز فرمایا۔ ایک بار آپ کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا کہ بچے کی ناک میں دودھ چڑھ کر حلق میں اتر جائے تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا منہ یا ناک سے عورت کا دودھ جو بچے کے جوف یعنی پیٹ میں پہنچے گا وہ حرمت رضاعت لائے گا اور یہ وہی فتویٰ ہے جو ۱۴؍شعبان ۱۲۸۶ھ ہجری مطابق ۱۹؍نومبر ۱۸۶۹ء میں سب سے پہلے اس نے لکھا اور اسی ۱۴؍شعبان ۱۲۸۶ھ میں منصب افتا پر فائز ہوئے۔ اور اسی تاریخ سے بحمد اللہ تعالی نماز فرض ہوئی۔ تو منصب افتاء ملنے کے وقت فقیر کی عمر تیرہ برس دس مہینے چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمت دین جاری ہے یعنی ۱۳۴۰ھ ہجری مطابق ۱۹۲۱ء اپنے وصال تک آپ نے یہ خدمت جاری رکھا۔

امام اعلی حضرت احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات طیبہ پر ایک نگاہ ڈالی جائے تو ہمیں متعدد اور مختلف قسم کے خدمات دیکھنے کو ملتے ہیں جس سے آج بھی امت مسلمہ فیض یاب ہورہی ہے اور ان کی فیوض و برکات سے فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ آیئے ذرا ہم ان کی کچھ مخصوص خدمات پر روشنی ڈالتے ہیں: ☆ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ذہانت و فطانت کے مالک تھے ☆ آپ کے تبحر علمی میں علم لدنی کی جلوہ آرائیاں دکھائی دیتی ہیں (علم لدنی: ما حصل للعبد بطريق الالهام: یعنی وہ علوم وفنون جو بندے کو الہامی خداوندی سے حاصل ہوں)

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 46
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲؍ڈونٹاد اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰؍روپیے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کامیابی کے ساتھ شائع ہورہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کررہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوائیے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

استقامت فی الدین

از: سید خادم رسول عینی

تمہاری زیست پہ نازاں ہو استقامت
خود سدا عقیدہء اسلامیہ بحال رہے (سید عینی)

سورۂ طٰہٰ کی ۷۲ ویں آیت ہے: قَالُوا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ، اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ترجمہ: انہوں نے کہا: ہم ان روشن دلیلوں پر ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس آئی ہیں۔ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم! تُو جو کرنے والا ہے کرلے۔ تو اس دنیا کی زندگی میں ہی تو کرے گا۔ اس آیت میں استقامت فی الدین کی روشن مثال ہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا معجزہ دکھایا اور ان کے مبارک عصا نے اژدہا بن کر جادوگروں کے سارے سانپوں کو نگل ڈالا، تب سارے جادوگروں نے اسلام قبول کرلیا اور موسی علیہ السلام کے دست حق پرست پر سب کے سب ایمان لے آئے یہ دیکھ کر فرعون آگ بگولہ ہوگیا اور اس نے ان جادوگروں کو جان سے مارڈالنے کی دھمکی دی، لیکن جادوگروں نے اسلام پر ایمان لے آنے کے بعد استقامت فی الدین کا مظاہرہ کیا اور دین سے نہیں ہٹے، بلکہ بانگ دہل فرعون سے یہ کہا: ہم ان روشن دلیلوں پر ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس آئی ہیں۔ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم! تُو جو کرنے والا ہے کرلے۔ تو اس دنیا کی زندگی میں ہی تو کرے گا۔ ان مسلمانوں پر فرعون کی دھمکی کا، کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ لوگ اسلام وایمان پر ثابت قدم رہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ایمان صادق کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت پاؤں نہیں جما سکتی۔ ان مسلمانوں کے کہنے کا ماحصل یہ تھا کہ ایک مومن کی زندگی کا اصل مقصد آخرت کی کامیابی ہے۔ استقامت فی الدین کے موضوع پر قرآن مجید میں کئی آیتیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں استقامت فی الدین کی کس قدر اہمیت ہے۔ جس مسلمان کے دل میں ایمان مستحکم رہے گا وہ یقیناً استقامت فی الدین کا مظاہرہ کریگا اور اپنے دین سے کبھی بھی وہ دستبردار نہیں ہوگا خواہ اسے مال کی لالچ دی جائے یا دنیا کی آسائشوں سے اسے مالا مال کردیا جائے یا اس کی جان جانے کا بھی خطرہ ہو۔

سورہء احقاف کی تیرھویں آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ترجمہ: بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو لوگ استقامت فی الدین کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کی جزا کا بیان اس آیت میں ہے۔ جو لوگ آخر دم تک شریعت پر قائم رہے، ان پر قیامت میں نہ خوف ہے نہ ان کو موت کا غم ہے۔ بلکہ ان کے لیے یہ خوش خبری دی گئی ہے کہ وہ جنت والے ہیں اور جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ آخر دم تک شریعت پر قائم رہنا کیا آسان ہے؟ کیا ہم نے دور حاضر میں لوگوں کو مال ودولت کے حرص میں اور مار یا موت کے ڈر سے شریعت مطہرہ سے ہٹتے ہوئے نہیں دیکھا؟ بیشک ہم نے ان چیزوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر آسٹریلیا ہی لے لیجیے۔ کچھ لوگ جب ایسے سچویشن کا سامنا کرتے ہیں کہ ان کو آسٹریلیا کی سیٹیزنشپ ملنے میں دشواری ہورہی ہے اور اگر وہ دین اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرلیں، یا لادینیت کی طرف مائل ہوجائیں تو سیٹیزنشپ مل جائے گی تو وہ آخرت کی کامیابی کو پس پشت ڈال کر اسلام وایمان کو چھوڑ کر لادینیت یا عیسائیت اختیار کرکے اپنی دنیا (جو چندروزہ ہے) اسے چمکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل میں ایمان صادق کی کمی ہے اور ایک بہت بڑی کمزوری کے سبب اس قسم کی گمراہیت کے شکار ہوتے ہیں۔ اس قسم کی گمراہیت آسٹریلیا ویوروپ میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ افسوس کہ یہ مرض کورونا کی طرح ہندوستان میں داخل ہوگیا ہے۔ ان دنوں یہ سننے میں آتا ہے کہ مختلف قسم کی لالچ میں پڑ کر ہندوستان کے چند مسلمان مذہب تبدیل کررہے ہیں۔ اگر ہندوستان کے چند مسلمان لالچ میں آکر مرتد ہورہے ہیں تو یقیناً یہ ان کے ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے۔ وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم نہیں رہ سکے، اس کی وجہ ان کے اندر علم دین کی کمی ہے۔ اس لیے حدیث میں ہے کہ العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ یعنی ہر مسلمان مرد وعورت پر علم دین کا حاصل کرنا فرض ہے۔ مسلموں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن پڑھیں اور سمجھ کے پڑھیں تا کہ اس قسم کا سچویشن ان کی زندگی میں جب آئے تو وہ بھٹکیں نہیں بلکہ دین پر ثابت قدم رہیں اور استقامت فی الدین کا مظاہرہ کریں اور اپنی آخرت کو کامیاب بنائیں۔

اسلام کی تاریخ میں کئی بزرگوں کا واقعہ ہم نے پڑھا ہے جنھوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی استقامت فی الدین کا مظاہرہ کیا اور پچھلوں کے لیے روشن مثالیں چھوڑ گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی مثال ہی دیکھ لیں۔ اگر آپ امیہ بن خلف کی بات مانتے ہوئے اسلام کو ترک کردیتے، لات وعزیٰ کی پوجا کرتے، فلسفہء توحید پر ایمان نہیں رکھتے تو آپ کو کسی طرح کے ظلم وستم کا سامنا کرنا نہ پڑتا۔ لیکن آپ نے استقامت فی الدین کا مظاہرہ فرمایا اور دین اسلام پر ڈٹے رہے اور دین ودنیا میں حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بن کر چمکے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسلام کے اصولوں کو زندہ رکھنے کے لئے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور اپنے جان ومال کی پروا کیے بغیر آپ نے استقامت فی الدین کا بہترین مظاہرہ کیا، آپ ثابت قدم رہے اور آپ نے اپنے نانا کی شریعت کی بقا کی خاطر اپنی جان بھی قربان کردی۔

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے معتزلہ کے باطل عقائد کو نہیں مانا، آپ اپنے موقف پر قائم رہے اور اس دور کے بادشاہان وقت کے مظالم سہے، قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، کوڑے کھائے، لیکن قرآن کو خدا کا مخلوق ماننے سے انکار کردیا اور مسلک اہل سنت پر قائم رہے۔ آپ ہر صورت میں یہ کہتے رہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے، جس نے اللہ کے کلام کو مخلوق کہا اس نے کفر کیا۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی زندگی استقامت فی الدین کی ایک روشن مثال ہے۔

حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر کیا۔ اس کی پاداش پر انگریزی حکومت نے آپ کو دھمکی دی کہ اگر آپ یہ فتویٰ واپس نہ لیں تو ہم آپ کو سولی پر چڑھا دینگے۔ حضرت علامہ فضل حق نے استقامت فی الدین کا مظاہرہ فرمایا، انڈمان نیکوبر میں کالا پانی کی سزا گوارا کرلی لیکن اپنا فتویٰ واپس نہیں لیا۔ سنت امام حسین رضی اللہ عنہ پر عمل کرتے ہوئے علامہ نے اپنی جان قربان کردی، لیکن باطل کے سامنے اپنے موقف سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے ہم نے کئی ایسے بزرگان دین کے واقعات پڑھے ہیں جنہوں نے کبھی بھی باطل سے سمجھوتہ نہیں کیا، حق پر ثابت قدم رہے اور استقامت فی الدین کا مظاہرہ کیا۔

علاوہ ازیں، ہم نے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دو شخصیات کو دیکھا ہے جنھوں نے اپنی پوری زندگی شریعت مصطفیٰ کے مطابق گزاری اور زندگی کے مختلف موڑ پر آپ نے دشواریوں کے باوجود دین پر ثابت قدمی اور استقامت فی الدین کا مظاہرہ کیا۔ وہ دو شخصیات کون ہیں؟ حضرت مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمان علیہ الرحمہ اور حضرت مفتیء اعظم اڑیسہ علامہ سید عبد القدوس علیہ الرحمہ۔ بزرگوں نے درست فرمایا ہے کہ ولایت کی نشانی استقامت فی الدین ہوتی ہے۔ ہمیں ناز ہے کہ ہم نے حضرت مجاہد ملت اور حضرت مفتیء اعظم اڑیسہ علیہما الرحمہ کی زندگی کا خود مشاہدہ کیا ہے اور ان کی استقامت و ولایت کا بذات خود نظارہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کی سیرت سے سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور زندگی کے ہر محاذ پر استقامت فی الدین کا مظاہرہ کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

استقامت کا تقاضہ ہے اے ایماں والو
پاؤں جل جائیں مگر آگ پہ چلتے رہنا

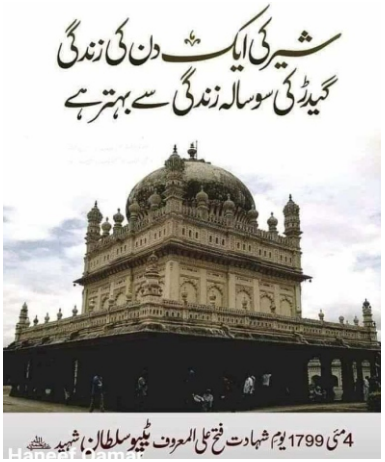

بقیہ: اعلیحضرت عظیم البرکت۔۔۔

چنانچہ آپ کو چودھویں صدی کا بے مثال اداکاری شخص کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ☆ آپ نے علوم درسیہ کے علاوہ دیگر علوم و فنون کی بھی تحصیل کی اور بعض علوم وفنون میں خود آپ کی طبیعت سلیم نے رہنمائی کی، ایسی تمام علوم وفنون کی تعداد ۵۴ رہے اس کے علاوہ دیگر علوم وفنون میں بھی اپنے کمال حاصل کیا اپنے علم وفنون پر دسترس حاصل کی ان کی تعداد ۵۶ رسے بھی متجاوز ہو جاتی ہے ہمارے خیال میں عالم اسلام میں مشکل ہی سے کوئی ایسا عالم نظر آئے گا جو اس قدر علم وفنون پر دستگاہ رکھتا ہو۔

علم ریاضی میں مہارت: علم ریاضی میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مہارت کا ایک واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ ایک مرتبہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے علم المربعات کا ایک سوال اخبار دبدبہ سکندری رامپور میں شائع کرایا کہ کوئی ریاضی دان صاحب اس کا جواب دیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے جب ملاحظہ فرمایا تو اس کا جواب تحریر فرمایا اور ساتھ ساتھ اسی فن کا ایک سوال بھی جواب کے لئے تحریر فرمایا۔ وہ جواب اور پھر سوال چھپا تو ڈاکٹر صاحب کو حیرت ہوئی کہ ایک عالم دین بھی اس علم کو جانتا ہے چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس کا جواب اخبار دبدبہ سکندری میں چھپوایا، اتفاق سے وہ جواب غلط تھا، اعلیٰ حضرت نے اس کی تغلیط کی، متحیر تو ڈاکٹر صاحب پہلے ہی تھے اب ان کو سخت تعجب ہوا کہ ایک عالم دین صرف جانتا ہی نہیں بلکہ اس میں کمال رکھتا ہے یہ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کو اعلیٰ حضرت سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ چنانچہ خط کے ذریعہ اعلیٰ حضرت سے اجازت طلب کرکے ڈاکٹر صاحب بریلی شریف حاضر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنا ایک قلمی رسالہ جس میں اکثر اشکال مثلث اور دوائر کے بنے تھے، ڈاکٹر صاحب کو دکھایا، ڈاکٹر صاحب نے نہایت حیرت اور استعجاب سے اسے دیکھا اور بالآخر فرمایا کہ میں نے اس علم کو حاصل کرنے کے لئے غیر ممالک کے اکثر سفر کئے، مگر یہ باتیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئیں میں تو اپنے آپ کو بالکل طفل مکتب سمجھ رہا ہوں، مولانا یہ تو فرمائیے آپ کا اس فن میں استاد کون ہے، اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا، میرا کوئی استاد نہیں ہے، میں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے صرف چار قاعدے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم محض اس لئے سیکھے کہ تاکہ مسائل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے، شرح چغمینی شروع کی تھی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا، کیوں اپنا وقت اس میں صرف کرتے ہو، مصطفی پیارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرکار سے یہ تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ چنانچہ یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہے۔

کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن: اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے غلبہ علم کا یہ عالم تھا کہ جب صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا حکیم محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ مصنف بہارِ شریعت نے قرآن مجید کے صحیح اردو ترجمہ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے عرض کی تو اعلیحضرت نے کثیر مشاغل دینیہ کی وجہ سے فرصت نہ پاتے ہوئے فرمایا کہ اتنا وقت تو نہیں لیکن شام میں کاغذ قلم اور دوات لیکر آجایا کریں۔ چنانچہ حضرت صدر الشریعہ حاضر ہوجاتے اور جتنا ممکن ہوتا اعلیحضرت بغیر کسی تفسیر ولغت کے فی البدیہہ ترجمہ ارشاد فرماتے جاتے، جیسے کوئی حافظ قرآن قرآنی آیات پڑھتا جاتا ہے بعد میں صدر الشریعہ اس ترجمہ کو دیگر تفاسیر سے ملاتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیحضرت کا یہ فی البدیہہ ترجمہ معتبر تفاسیر کے عین مطابق ہے۔

تصانیف: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے تقریباً ۵۵ رعلوم وفنون پر ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ ان علوم میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ جن کے آپ موجد تھے اور بعض ایسے کہ آپ کے وصال کے بعد اب ان علوم کی ادنیٰ معلومات رکھنے والا بھی کوئی نظر نہیں آتا۔ نیز مختلف فنون کی ڈیڑھ سو کے قریب مشہور کتابوں پر آپ نے حواشی تحریر فرمائے جو کسی طرح بھی مستقل تصانیف سے کم نہیں۔

آپ کا ترجمہ قرآن کنزالایمان، آپ کی قرآن فہمی کا بین ثبوت ہے، جبکہ میدان فقاہت اور تحقیق میں آپ کا عظیم علمی شاہکار آپ کا مجموعہ فتاویٰ "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" جو پرانی طباعت میں جہازی سائز کی ۱۲ رجلدوں پر مشتمل اور کئی ہزار صفحات پر پھیلا ہوا ہے جبکہ جدید طباعت میں ۲۶ رجلدوں پر مشتمل ہے۔ آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے جلیل القدر عالم دین حضرت مولانا سید اسماعیل بن سید خلیل علیہما الرحمہ کو کہنا پڑا کہ! ''اگر امام اعظم ابوحنیفہ اس ہستی کو دیکھتے تو اپنے اصحاب میں شامل فرمالیتے''۔ اور آپ کا تیسرا شاہکار مجموعہ نعت ''حدائق بخشش'' ہے جو فن شاعری میں اپنی مثال آپ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کو جتنے بھی علوم حاصل تھے ان میں سے بہت کم حصہ کسبی تھا اکثر علوم وفنون وہبی اور عطائی تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کیسا ہی سوال آتا، چاہے اس کا تعلق لوگارتھم، فلکیات، ارضیات، معدنیات، طب، معاشیات، بنکاری، جغرافیہ، عمرانیات کسی شعبہ سے ہوتا یہ نہ کہا جاتا کہ اس شعبہ سے ہمارا تعلق نہیں، بلکہ اس کا ایسا تسلی بخش جواب دیا جاتا کہ اس فن کے ماہر دیکھ کر حیران رہ جاتے۔ اور اس طرح نہ صرف لوگوں کی رہنمائی فرمائی بلکہ اس دور میں اٹھنے والے فتنوں کا سد باب کیا جبکہ اس وقت مسلمانان پاک وہند کے مذہبی، سیاسی، معاشی اور تمدنی نظریات وروایات پر تابڑ توڑ حملے کئے جارہے تھے ایک طرف برسہا برس سے قائم مسلمانوں کے عقائد اور معمولات کو کفر اور شرک ٹھہرایا جانے لگا، حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے خاتم النبیین ہونے کے نئے معنی وضع کئے جارہے تھے، کہیں قرآن پر کہیں حدیث پر کہیں ائمہ دین پر تو کہیں اولیاء کاملین پر اعتراضات کئے جارہے تھے تو دوسری طرف مسلمانوں کو ہندوؤں کے قریب لاکر ہندوؤں کی خوشنودی کیلئے گائے کی قربانی ترک کرکے شعار اسلامی کو مٹانے کی کوشش کی جارہی تھی، تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے پردہ میں مسلمانوں کو بے دست وپا کیا جارہا تھا، تحریک ہجرت چلاکر مسلمانوں کو ان کی زمینوں اور جائیدادوں سے محروم کیا جارہا تھا، انگریزی اور ہندوانہ تہذیب کو مسلط کیا جارہا تھا اور جب گاندھی نے متحدہ قومیت کا نعرہ لگایا تو بڑے بڑے نامور لوگ اس سازش کو نہ سمجھ سکے اور گاندھی کی آندھی میں بہہ گئے۔ اس وقت اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمہ ہی تھے جنہوں نے دوقومی نظریہ کا علم بلند کیا، اور اپنی مجددانہ شان کے ساتھ ان اعداء دین وملت کو اسطرح للکارا کہ!

کلک رضا ہے خنجر خون خوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

کچھ مخصوص تصنیفی خدمات:

احمد رضا خان نے کم وبیش پچاس مختلف علوم فنون پر ایک ہزار کتابیں لکھیں ہیں۔ ان میں چند مندرجہ ذیل ہیں:

1) العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ
2) اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین
3) جد الممتار علی الدر المختار
4) الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ
5) کفل الفقیہ الفاہم فی احکام القرطاس الدراہم
6) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
7) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن
8) إزاحۃ العیب بسیف الغیب
9) انوار المنان فی توحید القرآن
10) حاشیۃ الاتقان للسیوطی
11) اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام
12) الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام
13) جالب الجنان فی رسم احرف من القرآن
14) جزاء اللہ عدوہ بآباہ ختم النبوۃ
15) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
16) التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل
17) اکمل المبحث علی اہل حدیث
18) سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح
19) سوالات حقائق نمابراؤس ندوۃ العلماء
20) السوء العقاب علی مسیح الکذاب

اس طرح سے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بہت ساری کتب تصنیف فرمائیں جس سے آج امت مسلمہ مستفید ہورہی ہے اور ان کے لیے ایک سرمائے سے کم نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دیے کہ جسکی مثال نہیں ملتی یہی وجہ ہے کہ چوٹی کے علماء عرب وعجم نے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا۔ اگر ہم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی بے مثال علمی اور تحقیقی خدمات کو ان کی ۶۵ رسالہ زندگی پر تقسیم کریں تو ہر ۵ رگھنٹے میں اعلیحضرت اس امت کو ایک کتاب دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، بلاشبہ یہ وہ خدمات ہیں جو کوئی ادارہ اور انسٹیٹیوٹ ہی کرسکتا ہے جسے بریلی کی سرزمین کے اس بوریہ نشیں نے تن تنہا کردکھایا۔

سفر آخرت: اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا محمد حامد رضا خاں صاحب سے فرمایا وضو کرآؤ، قرآن شریف لاؤ، ابھی وہ تشریف لائے تھے کہ اپنے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا مصطفی رضا خان صاحب سے فرمایا سورۂ یاسین شریف اور سورۂ رعد شریف تلاوت کرو عمر شریف سے چند منٹ رہ گئے ہیں۔ حسب الحکم دونوں سورتیں تلاوت کی گئی، سفر کی دعائیں جن کا چلتے وقت پڑھنا مسنون ہے تمام وکمال بلکہ معمول شریف سے زائد پڑھی گئی پھر کلمہ طیبہ پڑھا جب اس کی طاقت نہ رہی اور سینے پر دم کیا ادھر ہونٹوں کی حرکت وذکر پاس انفاس کا ختم ہونا پر ایک لمحہ نور کا چھلکا اس میں جنبش تھی جس طرح لمعان خورشید آئینہ میں جنبش کرتا ہے اس کے غائب ہوتے ہیں وہ جان نور جس میں گھر سے ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ ہجری مطابق ۲۸ ر اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعہ مبارکہ ۶۸ رسال سال کی عمر میں دو بج کر تیس منٹ پر محبوب حقیقی سے جا ملیں ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

جمعہ کا دن میں ملا اور ماہ صفر
رنگ لائی ہے یہ سب قادری
ہاتف غیبی نے درد یہ دی صدا
مسئلہ ہے احمد رضا ادخلنی جنتی

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 46 DATE: 08 May to 14 May 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

☆☆☆ محافلِ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انعقاد اسلاف کا وطیرہ ☆☆☆

نوری مشن کی سالانہ "محفل یوم رضا" سے علما کا اظہار خیال

مالیگاؤں: ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محفلیں منعقد کرنا اسلاف کا وطیرہ رہا ہے۔ اکابر بالخصوص امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کتاب وسُنّت کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ جنھیں پڑھنا سُننا باعثِ خیر وموجبِ سعادت ہے۔ اس طرح کا اظہارِ خیال مشہور نعت خواں جناب محمد صابر رضا (سورت) نے ۳۰ اپریل ۲۰۲۳ء اتوار کی شب سُنّی جامع مسجد قادریہ میں دورانِ نعت خوانی کیا۔ ازیں قبل امام احمد رضا کے مشہورِ زمانہ کلام "لم یاتِ نظیرک فی نظرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا" کی تفہیم کے سلسلے میں مفتی محمد نعیم رضا مصباحی برکاتی نے فنِ نعت/ ادبی جہات اور کلام کی بلاغت وجامعیت پر کئی نکات پیش کیے۔ فرمایا کہ یہ کلام اردو نعت گوئی کا سنگھار اور اظہارِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شاہکار نغمہ ہے۔ اعلیٰ حضرت نے مسلکِ سلفِ صالحین کی نمائندگی کی اور عقائدِ اسلامی کو استدلال کی زبان عطا کی۔ مولانا نورالحسن مصباحی نے کلامِ رضا" رُخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں" کی تشریح میں کتاب وسُنّت سے متعدد دلائل بیان کیے۔ تعظیم وتکریمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کئی گوشے

ذکر کیے۔ جب کہ مذکورہ کلام کو سنجیدہ، دل آویز اور سُریلی آواز میں جناب محمد صابر رضا نے پیش کیا۔ غلام مصطفیٰ رضوی نے دورانِ نظامت بتایا کہ اردو زبان کا سب سے مشہور قصیدۂ سلامیہ "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" ہے، جو اعلیٰ حضرت کا مشہور ومقبولِ بارگاہِ رسالت کلام ہے۔ نوری مشن و اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کے زیر اہتمام منعقدہ شبِ نعت کا

آغاز حافظ مقصود اشرف کی تلاوت سے ہوا۔ ابتدائی نعت خوانی جناب محمد ہاشم رضا اور حسان رضا نے کی۔ جب کہ کیف وسرور اور رنگ ونور کے ماحول میں محمد صابر رضا کی نعت خوانی نے ایمان کو تازہ اور فکر کو مزکّیٰ کر دیا۔ نعتیہ نغموں کے بعد مناقبِ اولیا کا سلسلہ شروع ہوا۔ انتخاب وپیشکش، سنجیدگی و متانت نے محفل کے روحانی سُرور کو درجۂ قبولیت پر فائز کیا۔ یومِ رضا (۱۰ شوال) کی نسبت سے محفل کے اختتام پر نوری مشن کی اشاعت" امام احمد رضا تحقیق کے آئینے میں "تقسیم کی گئی۔ سلام وشجرۂ قادریہ رضویہ اور دعا پر بزمِ نور منزلِ نور پر مکمل ہوئی۔ محفل سجانے میں فرید رضوی، نعیم رضوی، یاسین رضوی، شہزاد برکاتی، آصف رضوی، شاداب رضوی، شعیب رضا، نوید رضوی، عرفان رضوی، شاہد رضوی، اویس رضوی، سعد رضوی نے حصہ لیا۔ مہمانانِ کرام میں ائمہ کرام، اہلِ علم و ادب، سنی تنظیموں کے نمائندگان موجود تھے۔ شرکا سے پوری مسجد پُرتھی۔ جب کہ نوری مشن نیز ٹرسٹیان مسجد قادریہ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

عازمین حج کو مصارف حج اور مکمل تیاریوں سے جلد آگاہ کیا جائے

الیکشن میں کسی مذہب کا استعمال نہیں ہونا چاھئے

شاہی امام مسجد فتح پوری دہلی مفکر ملت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے جمعہ کی نماز سے قبل خطاب میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ قرآن کریم کی تلاوت کو روزانہ کا معمول بنائیں اور قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھنے کی طرف توجہ کریں۔

انہوں نے کہا کہ عیدالفطر خیریت سے گزری اللہ کا شکر ہے۔ لاکھوں لوگوں نے نماز عید ادا کی ۔مسلمان کبھی بھی فتنہ فساد نہیں کرتے وہ امن وسلامتی کے خواہاں ہیں اور برادران وطن سے محبت کے ساتھ رہتے ہیں۔ اگر مجبوری میں اتر پردیش میں کسی جگہ کچھ لوگوں نے مسجد کے باہری حصہ میں عید کی نماز پڑھ لی تو ان پر مقدمہ نہیں ہونا چاہئے ۔عبادت کرنے پر مقدمہ غیر آئینی ہے۔ دوسرے مذہب والے اپنے مذہبی پروگرام اور یاترائیں بھی تو روڈ پر کرتے ہیں۔

مفتی مکرم نے وزارت اقلیتی امور سے اپیل کی کہ اس سال حج میں کل کتنا خرچہ عازمین کو برداشت کرنا پڑے گا اس کی تفصیل اور حج کا مکمل پروگرام جلد از جلد عازمین کو بتایا جائے اور حج کے انتظامات کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حج کیلئے روانگی اور واپسی کی تاریخوں اور ہوائی ٹکٹ کے انتظام کو بھی جلد از جلد فائنل کیا جائے۔ دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ وزارت اقلیتی امور کی طرف سے عازمین کے مسائل کو حل کرنے میں تساہل سے کام لیا جارہا ہے جس کی وجہ سے عازمین شدید تشویش میں مبتلا ہیں۔

انہوں نے کہا کہ الیکشن میں مذہب کا استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ کچھ لیڈر الیکشن کے جلسوں میں ایک مخصوص فرقہ کا ذکر کر کے عوام کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ رازق تو اللہ تعالی ہے مسلمانوں کو ریزرویشن ملے یا نہ ملے یہ آئین کا فیصلہ ہے۔ مسلمانوں کو اس سے کوئی فرق پڑنے والا نہیں ہے ان کا توکل تو اللہ پر ہے۔

☆☆☆

سوال (مانگنا) کسے حلال ھے اور کسے نھیں

تحریراز: ڈاکٹر حافظ محمد طارق کاملی

آج کل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں، مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے مصیبت جھیلے، بے مشقت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ مزدوری تو مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ وعار خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لیے بے عزتی و بے غیرتی ہے مایۂ عزت جانتے ہیں اور بہتوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں سود کا لین دین کرتے زراعت وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں۔ حالانکہ ایسوں کو سوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو، اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔ بعض سائل کہہ دیا کرتے ہیں کہ للہ (عزوجل) کے لیے دو، خدا کے واسطے دو، حالانکہ اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے۔ ایک حدیث میں اُسے ملعون فرمایا گیا ہے۔ اور ایک حدیث میں بدترین خلائق اور اگر کسی نے اس طرح سوال کیا تو جب تک بُری بات کا سوال نہ ہو یا خود سوال بُرا نہ ہو (جیسے مالدار یا ایسے شخص کا بھیک مانگنا جو قوی تندرست کمانے پر قادر ہو) اور یہ سوال کو بلا دقت پورا کر سکتا ہے تو پورا کرنا ہی ادب ہے کہ کہیں بروئے ظاہر حدیث یہ بھی اُسی وعید کا مستحق نہ ہو، وہاں اگر سائل مُتعنّت ہو (یعنی سوال کرنے والا خود اپنی ذلّت کے درپے ہو یعنی پیشہ ور بھکاری ہو۔) تو نہ دے۔

نیز یہ بھی لحاظ رہے کہ مسجد میں سوال نہ کرے، خصوصاً جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر کہ یہ حرام ہے، بلکہ بعض علما فرماتے ہیں: کہ ''مسجد کے سائل کو اگر ایک پیسہ دیا تو ستّر پیسے اور خیرات کرے کہ اس ایک پیسہ کا کفارہ ہو'' مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو عرفہ کے دن عرفات میں سوال کرتے دیکھا، اُسے دُرّے لگائے اور فرمایا: کہ اس دن میں اور ایسی جگہ غیر خدا سے سوال کرتا ہے۔

اب چند حدیثیں سنیے! دیکھیے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسے سائلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ **حدیث ۱:** بخاری و مسلم عبداللہ بن عمر رضی للہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''آدمی سوال کرتا رہے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔'' (یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔)

بیہقی حبشی بن جنادہ رضی للہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول للہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بغیر حاجت سوال کرتا ہے، گویا وہ انگارا کھاتا ہے۔'' (طبرانی، بیہقی)

حدیث: امام مالک و بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی عبدللہ بن عمر رضی للہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول للہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے، یہ فرمایا: کہ ''اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا۔' ان چند احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ بھیک مانگنا بہت ذلّت کی بات ہے بغیر ضرورت سوال نہ کرے اور حالت ضرورت میں بھی اُن امور کا لحاظ رکھے، جن سے ممانعت وارد ہے اور سوال کی اگر حاجت ہی پڑ جائے تو مبالغہ ہرگز نہ کرے کہ بے لیے پیچھا نہ چھوڑے کہ اس کی بھی ممانعت آئی ہے۔

ملک ھند کی واحد تنظیم جو حق کو حق اور باطل کو باطل کھتی ھے اور ملک و ملت کے خلاف اٹھنے والے ھر فتنے کو فرو کرنے کے لئے برسر پیکار رھتی ھے،

رضا اکیڈمی ایک مذہبی وسماجی تنظیم ہے یہ جہاں مذہب کے نام پر نفرت پھیلانے والوں کی سرکوبی کرتی ہے۔ وہیں ملک کے تحفظ وسالمیت کے لئے بھی ہر ممکن کوششوں کو اپنا فرض اولین سمجھتی ہے۔

آج پوری دنیا میں ظلم وتشدد کی گرم بازاری ہے اور ہر طرف فتنہ وفساد کا گھور اندھیرا چھایا ہوا ہے اور ظالم پوری توانائی کے ساتھ اپنے گھناؤنے کاموں میں رات و دن لگا ہوا ہے اور مظلوم اس کی بربریت کی چکی میں پسا جارہا ہے اس کی روک تھام اور سد باب کے لئے انتہائی تندہی کے ساتھ منصوبہ بند طریقے پر حکمت و دانائی کے ساتھ مؤثر تحریک چلانے والی عظیم الشان تنظیم رضا اکیڈمی ہے، اس تنظیم کا ساتھ دینا گویا کہ ظلم و تشدد کے خلاف آواز بلند کرنا اور فتنہ وفساد کو ختم کرنا ہے" رضا اکیڈمی" ملک گیر تنظیم نہیں بلکہ عالمگیر تنظیم ہے، یہ اپنی خدمات کے آئینے میں ساری دنیا میں پہچانی جاتی ہے اس کا مطمح نظر انسانیت کی فلاح وبہبودی اور نیکی وشرافت کی ضوافشانی ہے

دہشت امن وامان کی ضد ہے، پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم دور جاہلیت میں مبعوث ہوئے وہ دور ظلم وستم اور دہشت گردی کا دور تھا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اس دور میں سب سے بڑے امن وامان کا پیغامبر بن کے تشریف لائے، وہ کسی خاص طبقے کے لئے رحمت نہیں بلکہ وہ تو رحمۃ اللعلمین ہیں، انکی ذات سب کے لئے صرف رحمت ہی رحمت ہے، ظلم وستم، جور و جفا بلکہ ہر گناہ وطغیان کے خلاف آپ کی تگ و دو اور واضح ہدایت نے تمامتر سرکشیوں کا قلع قمع کر ڈالا اور ہر طرف عدل و انصاف اور رحمت و رافت کا بول بالا ہوگیا، عمدہ تر ہدایتوں پر مشتمل ان کے فرمان واجب الاذعان، والاشان جو احادیث کی صورت میں موجود ہیں، وہ نوع انسانی کی فلاح وکامیابی کی ضمانت ہیں، ان پر عمل پیرا ہونے والے نہ کبھی ستمگر بن سکتے ہیں اور نہ کبھی دہشت گرد۔ اس کا اعتراف صرف ان کا کلمہ پڑھنے والوں نے نہیں کیا بلکہ ہر محقق اور انصاف پسند نے کیا ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دنیا کے سب سے بڑے داعئ امن وامان پیغمبر اسلام ہیں، اور ان کی شان وعظمت کے خلاف بکواس کرنے والے اور ان کی اہانت کا ارتکاب کرنے والے دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد ہیں

رضا اکیڈمی نے ہمیشہ بطلان وطغیان کے خلاف دانش مندانہ اقدام کیا ہے اور جب کبھی محبوب داور علیہ اکرم التسلیم کی عزت وحرمت کا معاملہ ہوا تو یہ چپ کیسے رہ جاتی، اس نے اس کے خلاف آوازۂ حق بلند کیا تو امن وامان کے قاتلوں نے اس کے دشمنوں نے کئی بار اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ بھی کیا ہے، اس کے جواب میں اس کے سربراہ وبانی مجاہد سنیت الحاج سعید نوری صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ ان کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غماض ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک" رضا اکیڈمی" کیا! سو" رضا اکیڈمی" تحفظ ناموس رسالت کے لئے قربان کردونگا ان کا یہ جذبہ ان کے سچے عشق رسول کا مظہر ہے، میں ان کے اس جذبے کا احترام کرتے ہوئے اپنی پوری پوری حمایت کا اعلان کرتا ہوں اور یہ واضح کرتا ہوں کہ ناموس رسالت پر ہم اور ہماری عزت وآبرو سب قربان ہیں بلکہ جو ان پر قربان ہے اس پر ہم بھی قربان ہیں لہٰذا سعید نوری صاحب اور رضا اکیڈمی کے جملہ ارباب حل وعقد خود کو تنہا نہ سمجھیں ان کے ساتھ ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلکہ ہر انصاف پسند ہے، عشق رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آزمائش بہت ہے مگر کامیابی یقینی ہے وقت آگیا ہے اس تنظیم سے جڑنے کا تاکہ فتنوں کے خلاف بلند ہونے والی کڑک دار آواز اور بلند ہوجائے، اور شر پسند عناصر دندناتے نہ پھرے،

خلوص کیش: الحاج نعیم شیخصدر رضا اکیڈمیا کولا مہاراشٹرا

+91 7410106668

نوٹ: اکولا اور پورے برار کے لوگ رضا اکیڈمی سے جڑنے کے لئے رابتا کرین

☆☆☆☆☆

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہر دن ۲۷ یا ۲۵ مرتبہ تمام مؤمنین ومؤمنات کے لئے استغفار پڑھے تو اس کی سب دعائیں قبول ہوتی (وہ مستجاب الدعوات ہوجاتے) ہیں اور ان کے صدقے زمین والے روزی پاتے ہیں